الجزء ۲۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ

(تب ابراہیمؑ نے) پوچھا کہ اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) آخر تمھیں کیا درپیش ہے وہ بولے ہم تو

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً

گنہگاروں (قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر مٹی کے پتھریلے کھرنجے برسائیں جن پر حد

مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا

سے بڑھ جانیوالوں کے لئے تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان لہ لگا دیئے گئے ہیں۔ غرض

مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ

وہاں جتنے لوگ مومنین سے تھے ان کو ہم نے نکال دیا اور وہاں تو ہم نے ایک گھر سوا مسلمانوں کا کوئی

بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ

گھر پایا بھی نہیں اور جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے وہاں (عبرت کی) نشانی چھوڑ دی

يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

اور موسیٰ (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے اُن کو فرعون کے پاس کھلا ہوا معجزہ دیکر

فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ

بھیجا تو اُس نے اپنے لشکر کے برتے پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو (اچھا خاصا) جادوگر یا سودائی

مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ

ہے تو ہم نے اُس کو اور اُسکے لشکر کو لے ڈالا پھر ان سب کو دریا میں ٹپک دیا اور وہ تو

مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾

قابل ملامت کام کرتا ہی تھا اور عاد کی (قوم کے) حال میں بھی نشانی ہے جب ہم نے ان پر

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَ

ایک بے برکت سہ آندھی چلائی کہ جس چیز پر چلتی اسکو بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی اور

فِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ

ثمود (کے حال) میں بھی (قدرت کی نشانی) ہے جب اس سے کہا گیا کہ ایک خاص وقت تک خوب چین کر لو تو

حضرت لوط کا ذکر

قوم عاد کا قصہ

حضرت موسیٰ کا تذکرہ

لہ بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کافر پر جو کھرنجا پڑنے والا تھا اس پر اس کا نام تک لکھا ہوا تھا اور صرف وہیں پر اکتفا نہیں ہوئی ہے وہ کفار جہاں جہاں تھے سب پر یہ پتھر برسے ۱۲ سہ اللہ اکبر بیس برس کی مدت اور حضرت لوطؑ کی متواتر ہدایت اور صرف ایک گھر کا ایمان لانا معاذ اللہ۔ ۱۲ سہ ریح عقیم اُس تیز ہوا کو کہتے ہیں جس سے درختوں میں بور اور بادلوں میں بارش نہ ہو خلاصہ جس میں نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو اس وجہ سے میں نے بے برکت ترجمہ کیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا

انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی تو انھیں ایک روز کڑک اور بجلی نے لے ڈالا اور دیکھتے ہی رہ گئے پھر نہ وہ

مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ

اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بدلا ہی لے سکتے تھے اور (ان سے) پہلے (ہم) نوح کی قوم کو (ہلاک کر

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا

چکے تھے) بے شک وہ بدکار لوگ تھے اور ہم نے آسمانوں کو اپنے بل بوتے سے بنایا اور بیشک

لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِن

ہم میں سب قدرت ہے اور زمین کو بھی ہم نے بچھایا تو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور ہم ہی

كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا

نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو تو خدا ہی کی طرف بھاگو میں تم کو یقیناً

إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ

اسی کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ

إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ

میں تم کو اس کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے

مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾

پاس جو پیغمبر آتا تو وہ اس کو جادوگر کہتے یا سڑی دیوانہ (بتاتے) یہ لوگ

أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا

ایک دوسرے کو ایسی بات کی وصیت کرتے آتے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ ہیں ہی سرکش تو (اے رسول) تم

أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾

ان سے منہ پھیر لو تم پر تو کچھ الزام نہیں ہے اور نصیحت کئے جاؤ کیونکہ نصیحت مومنین کو تو فائدہ دیتی ہے اور میں نے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم

جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں ۵۳ نہ تو میں ان سے

حضرت نوح کا ذکر

ع ۲ ۲۲ ۱

ہر چیز دو قسم کی ہے

۵۱ جیسے عورت مرد دن رات، روشنی تاریکی خشک و تر، آسمان و زمین جن و انسان، بردباری، قہر، صحت و بیماری، امیری فقیری، رونا ہنسنا، غم خوشی وغیرہ۔ ۱۲

۵۲ نصیحت کرنے والوں کو دس چیزیں ضرور بیان کرنی چاہئے۔ تاکہ اسکا اثر ہو، خدا کی نعمت تکلیف و بلا کا ثواب گناہوں کا عذاب شیطانی وسوسے دنیا کا زوال اور بے اعتباری موت قیامت دوزخ کا عذاب بہشت کا چین خوف و رجا۔ ۱۲

۵۳ ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اسکی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اسکو صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ پہنچانیں ۱۲

جن و انس عبادت ہی کے لئے پیدا ہوئے

مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

روزی کا طالب ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں خدا خود بڑا روزی دینے والا

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

زور آور (اور) زبردست ہے تو (ان) ظالموں کے واسطے بھی عذاب کا کچھ

ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ

حصہ ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کے لئے حصہ تھا تو انکو ہم سے جلدی نہ کرنا چاہیے تو جس

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے اُنکے لئے خرابی ہے۔

ع ۱۲ (۲)

ایاتھا ۴۹ | رکوعاتھا ۲ | (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶)

سُورہ طور مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّ

(کوہ) طور کی قسم اور اسکی کتاب (لوح محفوظ) کی جو کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی ہے اور

الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝

بیت معمور کی (جو کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے) اور اونچی چھت (آسمان) کی اور جوش و خروش

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ يَّوْمَ

والے سمندر کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب بیشک[۲] واقع ہو کر رہیگا (اور) اسکا کوئی روکنے والا نہیں جس

تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ فَوَيْلٌ

دن آسمان چکر کھانے لگے گا اور پہاڑ اُڑنے لگیں گے تو اس

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝

دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

[۱] اس سورہ میں قیامت کی حقیقت اہل جہنم اور اہل بہشت کا ذکر ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے نصیحت کئے جاؤ۔ کفار کی حماقت قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔

[۲] جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت سے کچھ عرض معروض کرنے گیا تھا۔ جب مسجد میں پہنچا تو آپ نماز میں مشغول تھے اور سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے تو قریب تھا کہ خوف کی شدت سے میرا کلیجہ پھٹ جائے اور میں نے اس خوف سے کہ کہیں اسوقت عذاب آجائے فوراً اسلام قبول کیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اہل جہنم

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

جس دن جہنم کی آگ کی طرف انکو ڈھکیل ڈھکیل کر لیجائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝١٤ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝١٥

ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا اسی میں

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا

گھسو پھر صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں) تمہارے لئے یکساں ہے تمہیں تو

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝١٧

بس انھیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہونگے

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝١٨

جو (جو نعمتیں) انکے پروردگار نے انھیں دی ہیں انکے مزے لے رہے ہیں اور انکا پروردگار انھیں دوزخ کے عذاب سے بچائیگا

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٩ مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي

جو جو کارگذاریاں تم کر چکے ہو اُن کے صلہ میں (آرام سے) تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیے لگا کر

سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٢٠ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خوب مزے سے کھاؤ پیو اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکا بیاہ رچائیں گے اور جن لوگوں نے ایمان قبول

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ

کیا اور اُن کی اولاد نے بھی ایمان میں اُنکا ساتھ دیا تو ہم ان کی اولاد کو بھی اُنکے درجہ تک پہنچا دینگے

اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝٢١

اور ہم اُن کی کارگذاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے[1]

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢٢ يَتَنَازَعُوْنَ

اور جس قسم کے میوے اور گوشت کو اُنکا جی چاہے گا ہم اُنھیں اور بڑھا کر عطا کرینگے وہاں ایک

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝٢٣ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

دوسرے سے شراب کا جام لے لیا کرینگے جسمیں نہ کوئی بیہودگی ہے اور نہ گناہ (اور خدمت کیلئے) نوجوان لڑکے

اہل بہشت

[1] گرو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب نیک اعمال کرے تو نجات پاوے ۱۲-۱۲-۱۲

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

انکے آس پاس چکر لگایا کریں گے وہ (حسن و جمال میں) گویا احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں ۱؎ اور ایک

عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي

دوسرے کی طرف رُخ کرکے (لُطف کی) باتیں کریں گے (ان میں سے کچھ) کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے

أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ

گھر میں (خدا سے بہت) ڈرا کرتے تھے تو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو (جہنم کی) لوں کے

السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ

عذاب سے بچایا (اس کے) قبل ہم اُس سے دُعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنے

الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

والا مہربان ہے تو (اے رسولؐ) تم نصیحت کئے جاؤ تم تو اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن

وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

ہو اور نہ مجنون کیا (تم کو) یہ لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم تو اسکے بارے میں زمانے کے

الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾

حوادث کا انتظار کر رہے ہیں تم کہدو کہ (اچھا) تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں کیا

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ

اُنکی عقلیں ۲؎ اُنھیں یہ (باتیں) بتاتی ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی سرکش کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس

طَاغُونَ ﴿۳۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۳﴾

نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۳۴﴾ أَمْ

تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام بنا تو لائیں کیا یہ لوگ کسی کے (پیدا کئے)

خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾ أَمْ خَلَقُوا

بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی لوگ (مخلوقات کے) پیدا کرنیوالے ہیں یا انھوں ہی نے

اہل بہشت

نصیحت کئے جاؤ

۱؎ کسی نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ جب خادم ایسے ہیں تو مخدوم کیسے ہونگے آپنے فرمایا کہ جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند۔ ۱۲

۲؎ اُن کی بے عقلی اس سے ظاہر ہے کیوں کہ کاہن کے لئے عقل فہم اور ذہن کی تیزی ضروری ہے اور مجنوں عقل سے خالی ہوتا ہے ایک شخص میں یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝٣٦ اَمْ عِنْدَهُمْ
سارے آسمان وزمین پیدا کئے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ یقین ہی نہیں رکھتے کیا تمہارے پروردگار کے
خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝٣٧ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
خزانے انہی کے پاس ہیں یا یہی لوگ حاکم ہیں یا انکے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨
سے) سُن آتے ہیں جو سُن آیا کرتا ہو تو وہ کوئی صریحی دلیل پیش کرے کیا
اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝٣٩ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ
خدا کے لئے بیٹیاں ہیں اور تم لوگوں کیلئے بیٹے یا تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) اجرت مانگتے
مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝٤٠ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ
ہو کہ یہ لوگ قرض کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں یا ان لوگوں کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ لکھ
يَكْتُبُوْنَ ۝٤١ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ
لیتے ہیں یا یہ لوگ کچھ داؤں چلنا چاہتے ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ خود اپنے داؤں
الْمَكِيْدُوْنَ ۝٤٢ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
میں (پھنسے) ہیں یا خدا کے سوا ان کا کوئی (دوسرا) معبود ہے جن چیزوں کو یہ لوگ (خدا کا)
يُشْرِكُوْنَ ۝٤٣ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا
شریک بتاتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے اور اگر یہ لوگ آسمان سے کوئی (عذاب کا) ٹکڑا گرتے ہوئے
يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝٤٤ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ
دیکھیں تو بول اٹھیں گے کہ یہ تو دلدار بادل ہے تو اے رسول تم انکو انکی حالت پر چھوڑ دو یہانتک
الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝٤٥ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ
کہ وہ دن جس میں یہ بیہوش ہو جائینگے انکے سامنے آجائے جس دن نہ اُن کی مکاری ہی کچھ کام آئیگی
شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٦ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا
اور نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی اور اس میں شک نہیں کہ ظالموں کے لئے اس کے علاوہ

لہ یہ کفار کی حماقت ہے اظہار ہے کہ اپنے خالق اور تمام جہان کے مالک کے واسطے تو کم تر سے کم تر چیز تجویز کرتے ہیں اور اپنے واسطے اعلیٰ درجہ کی چیز پسند کرتے ہیں۔ ۱۲

لہ چونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی شخص کو کسی بات پر پورا وثوق ہوتا ہے تو لکھ دیتا ہے جس طرح حضرت رسول نے روم کی فتح کی پیشگوئی کو وحی آسمانی کے وثوق پر لکھوا دیا تھا اسی وجہ سے کفار سے یہ کہا گیا کہ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ لکھ لیا کرتے ہیں۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ

اور بھی عذاب ہے مگر ان میں بہتیرے نہیں جانتے ہیں اور (اے رسول) تم اپنے پروردگار کے حکم

لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ

سے انتظار میں صبر کئے رہو تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں ہو تو جب تم [1] اٹھا کرو تو اپنے پروردگار

تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کو بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی تسبیح کیا کرو۔

ع ۲ ۲۱ ۴

اٰیاتہا ۳ | سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) | رکوعاتہا ۳

سورۂ [2] نجم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَ

تارے [3] کی قسم جب ٹوٹا کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾

اور وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے، انکو

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ

نہایت طاقتور (فرشتہ جبریل نے تعلیم دی ہے [4] جو بڑا زبردست ہے اور جب (آسمان کے اونچے (شرقی) کنارے

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ

پر تھا تو وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا پھر تو قریب ہوا اور آگے بڑھا پھر جبریلؑ و محمدؐ میں دو کمان

قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا

کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی تو

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

جو کچھ انھوں نے دیکھا انکے دل نے جھوٹ نہ جانا تو کیا وہ (رسولؐ) جو کچھ دیکھتا ہے تم لوگ اسمیں اس سے

[1] اگرچہ اس میں روایات مختلف ہیں مگر یہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے شب کے نوافل مراد ہیں حین تقوم سے نماز تہجد اور من اللیل سے نافلہ مغرب و عشاء اور ادبار النجوم سے نافلہ صبح واللہ اعلم [2] اس سورہ میں حضرت علیؑ کی وصایت حضرت رسولؐ کا قرب منزلت اور علم لدنی معراج نبیؐ کی مذمت قرآن کی مدح گمان کی مذمت صغیرہ گناہوں کی بخشش حضرت عثمانؓ کا ذکر وغیرہ مذکور ہے [3] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک روز بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاقاً ایک ستارہ ٹوٹا یہ دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا یہ سنکر لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے اٹھے تو دیکھا وہ علی بن ابیطالبؑ کے گھر میں گرا تو لوگ گستاخانہ کہنے لگے یا رسولؐ اللہ آپ علیؑ کی محبت میں گمراہ ہوگئے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو مناقب ملا ابوالحسن بن مغازلی شافعی اور شرف المصطفےٰ ابو حامد شافعی اور اسکے علاوہ ایک روایت ابن مردویہ ابوالحمراء اور حجۃ العرفی سے بیان کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے علی بن ابیطالبؑ کے سوا جتنے دروازے مسجد میں تھے سب کے بند کر دینے کا حکم دیا تو یہ لوگوں پر گراں گذرا جسکے کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ حمزہؓ بن عبدالمطلب سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے اور انکی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور کہہ رہے تھے کہ تم نے اپنے چچا کو عمر و ابوبکر اور عباس کو تو نکالا اور اپنے چچازاد بھائی علیؑ کو جگہ دی اس پر ایک آدمی بول اٹھا کہ اگر رسولؐ نے اپنے چچازاد بھائی کا درجہ بلند کیا تو لوگوں نے انکی پرواہ نہیں کی یہ خبر حضرت رسولؐ تک پہنچی تو آپ نے سب لوگوں کو نماز کے وقت بلا بھیجا اور منبر پر تشریف لیجا کر ایک ایسا (باقی آئندہ)

حضرت علیؑ کی وصایت

حضرت علیؑ کی قرب منزلت اور علم

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾

جھگڑتے ہو اور اُنھوں نے تو اس (جبریل) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ لہ کے

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾

نزدیک اسی کے پاس تو رہنے کی بہشت ہے جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو چھا رہا تھا (اس وقت بھی)

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ

اُنکی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی اُنھوں نے یقیناً اپنے پروردگار (کے قدرت) کی

الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں تو بھلا تم لوگوں نے لات و عزّٰی اور تیسرے لہ پچھلے منات کو دیکھا بھلا یہ خدا

الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ

ہو سکتے ہیں (کیا تمھارے تو بیٹے ہیں اور اُسکے لئے بیٹیاں) تو بہت بے انصافی کی تقسیم ہے یہ

ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِىَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ

تو بس صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ داداؤں نے گڑھ لئے ہیں خدا

اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

نے تو اس کی کوئی سند نازل نہیں کی - یہ لوگ تو بس اٹکل اور اپنی نفسانی

الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ

خواہش کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ انکے پاس اُنکے پروردگار کی طرف سے ہدایت بھی

الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾

آچکی کیا جس چیز کی انسان تمنا کرے وہ اُسے ضرور ملتی ہے آخرت اور دُنیا تو خاص خدا ہی کے

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا

اختیار میں ہے اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰٓى ﴿٢٦﴾ اِنَّ

مگر خدا جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے اُس کے بعد (سفارش کر سکتے ہیں) جو

معراج رسول

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ لوگوں نے کبھی سنا تھا جب خطبہ تمام ہو چکا تو فرمایا ایسا ان میں نے نہ اپنے جی سے دروازوں کو بند کیا اور نہ اُنکو اپنے جی سے کھولا اور نہ اپنے جی سے تم لوگوں کو نکالا اور نہ اپنے جی سے تمھی کو جگہ دی ہے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴ھ بعض تفاسیر میں یہ سب ضمیریں خدا کی طرف پھیری گئی ہیں اور اس سے حضرت رسول کے قرب منزلت اور معراج کی طرف اشارہ ہے واللہ اعلم - ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ یہ تمام اشارے معراج کے واقعہ کی طرف ہیں۔ اُسی سدرۃ المنتہیٰ تک فرشتوں کا گذر ہے اس کے بعد اس کی بابت یہی جانے اسی کو سدرہ نے بھی نظم کیا ہے

ع ۱ ۲۵ ۵

اگر یک سرے موئے برتر پرم - فروغ تجلی بسوزد پرم - ۱۲

لہ لات و عزّٰی اور منات یہ تینوں بتوں کے نام ہیں جنکے عرب کے لوگ پوجا کرتے تھے اور منات کو تیسرا اور پچھلا اسوجہ سے کہا کہ کفار لات و عزّٰی کے مقابلہ میں اسکی عزت کم کرتے تھے - ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

نبوت کی ضرورت

قرآن کی مدح

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ
لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے سے نام (حالانکہ)
الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ
انھیں اسکی کچھ خبر نہیں۔ وہ لوگ تو بس گمان (خیال) کے پیچھے چل رہے ہیں۔
وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ
حالانکہ گمان یقین کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں آیا کرتا۔ تو جو ہماری یاد سے
مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۲۹﴾
روگردانی کرے اور صرف دُنیاوی ہی زندگی کا طالب ہو تم بھی اس سے منہ پھیر لو
ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
اُن کے علم کی یہی انتہا ہے۔ تمہارا پروردگار۔ جو اس کے رستہ سے بھٹک گیا اُس
عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
کو بھی خوب جانتا ہے۔ اور جو راہ راست پر ہیں اُن سے بھی خوب واقف ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ
زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ تاکہ جن لوگوں نے برائی کی ہے اُن کو اُنکی کارستانیوں کی
الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ
سزا دے اور جن لوگوں نے نیکی کی ہے انکو انکی نیکی کی جزا دے جو صغیرہ گناہوں کے سوا کبیرہ [1] گناہوں سے
الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ
اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے
اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ
وہی تمکو خوب جانتا ہے۔ جب اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں
فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ
بچے تھے۔ تو (تکبر سے) اپنے نفس کی پاکیزگی نہ جتایا کرو [2] جو پرہیزگار ہے اُس کو

گمان کی مذمت

[1] اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

[2] اس سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اصلی حالت یہ ہے پھر کوئی اچھا کام کرکے اپنے منہ میاں مٹھو بنا کر دکھ جیسا ہے خدا تو جانتا ہی ہے لیکن جہاں پر اظہار فضائل کی ضرورت ہو وہاں پر بیان کر سکتے ہیں جس طرح حضرت یوسف نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ انی حفیظ علیم۔ ۱۲

صغیرہ گناہوں کی بخشش

بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ

وہ خوب جانتا ہے۔ بھلا (اے رسول) تمنے اس شخص کو بھی لہ دیکھا جسنے روگردانی کی اور تھوڑا سا (خدا کی

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ

راہ میں) دیا اور (پھر) بند کر دیا۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں

بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ

پہنچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جنھوں نے (اپنا حق) پورا ادا کیا (ان

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

صحیفوں میں یہ ہے) کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾

کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اسکی کوشش عنقریب ہی (قیامت میں) دیکھی جائے گی پھر اسکو اسکا پورا پورا بدلہ

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾

دیا جائیگا۔ اور یہ کہ (سب کو آخر) تمھارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) نطفہ سے جب (رحم میں)

وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ

ڈالا جاتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُسی پر (قیامت میں) دوبارہ اٹھانا لازم ہے، اور یہ

الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

کہ وہی مالدار بناتا ہے اور سرمایہ عطا کرتا ہے اور یہ کہ وہی شعرٰے ۵۲ کا مالک ہے

الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا فَمَآ

اور یہ کہ اُسی نے پہلے ۵۳ (قوم) عاد کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو بھی۔ غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا

اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ

اور (اس کے) پہلے نوح کی قوم کو بے شک یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے ہی

حضرت عثمانؓ کا ذکر

لہ حضرت عثمانؓ اکثر کچھ خیرات دیا کرتے تھے ایک دفعہ ان کے کوکا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے ان سے کہا تم اتنا خرچ کرتے ہو کہ مجھے خوف ہے۔ تم کہیں فقیر نہ ہو جاؤ۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں اس لیے خیرات کرتا ہوں کہ شاید خدا انکو معاف کر دے عبداللہ بولا یہ اونٹ جو بار سے لدا ہوا ہے مجھے دیدے تو میں تیرے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لے لیتا ہوں حضرت عثمانؓ نے فوراً دیدیا اور دو گواہ بھی کر لیے اس کے بعد خیرات تصدق سب یک قلم موقوف کر دی تو انہی کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور روگردانی کرنے سے جنگ احد میں بھاگنا مراد ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ مصر ۱۲

آگے صحیفوں کی باتیں

لہ شعرائے ایک ستارے کا نام ہے جس کی عرب کے بعض قبیلے پرستش کرتے تھے

لہ عاد اولیٰ حضرت ہود کی قوم تھی جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورہ والفجر میں ہے ۱۲

أَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِأَيِّ

سرکش تھے۔ اور اسی نے (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا پھر ان پر جو چھایا سو چھایا تو تو (اے

آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ﴿۵۶﴾

انسان آخر) اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت پر شک کیا کرے گا یہ (محمدؐ بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ أَفَمِنْ

ایک ڈرانے والا (پیغمبر) ہے قیامت قریب آگئی۔ خدا کے سوا اسے کوئی ٹال نہیں سکتا تو کیا تم

هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿۶۰﴾

لوگ اس بات سے تعجب کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔ اور تم اس قدر غافل ہو

وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ﴿۶۲﴾ السجدة

تو خدا کے آگے سجدے کرو۔ اور (اسی کی) عبادت کرو۔

اٰیاتہا ۵۵ | (۵۴) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷) | رکوعاتہا ۳

سورہ قمر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا

قیامت قریب آگئی۔ اور چاند[۲] دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے ہیں۔

وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ

تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں

أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ

کی پیروی کی۔ اور ہر کام کا وقت مقرر ہے اور ان کے پاس تو وہ حالات پہنچ چکے ہیں۔ جن میں کافی

مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ

تنبیہ تھی۔ اور انتہا درجہ کی دانائی مگر (ان کو تو) ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو (اے رسول) تم بھی

[۱] اس سورہ میں حضرت کی رسالت معجزہ شق القمر قیامت کے حالات حضرت نوحؑ و ہود و صالح و لوط و موسیٰؑ کے تذکرے قیامت کا ذکر حضرت علیؑ کی فضیلت وغیرہ مذکور ہے

[۲] ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حج کے زمانے میں چودھویں شب کو ابوجہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسولؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم اپنی نبوت کا کوئی صریحی معجزہ دکھلاؤ آپ نے پوچھا آخر تو کیا چاہتا ہے تو اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا تم بھلا اس چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانوں حضرت نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ کوہ حرا بیچ میں نظر آنے لگا اور تھوڑی دیر تک یوں ہی رہا۔ اور حضرت رسولؐ نے لوگوں سے پکار کر فرمایا دیکھو لوگو دیکھ لو اس پر ابوجہل نے کہا محمدؐ نے نظر بندی کر دی ہے یہاں سے جو لوگ باہر گئے ہیں وہ آئیں تو پوچھوں اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو البتہ جب ان لوگوں سے بھی تصدیق ہو گئی تو بولا محمدؐ نے ساری دنیا کی نظر بندی کی اور اسی واقعہ کو ابن مسعود انس بن مالک حذیفہ ابن عمر اور جبیر ابن مطعم وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور حضرات آئمہ معصومینؑ نے بھی اس کی تصریح کی ہے اور تمام صحابہ اس کے مظہر ہیں اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہوا۔ اور ضرور ہوا بعض عدم عقل لوگ بھی کہتے ہیں کہ یہ آئندہ ہو گا اور اگر ہوتا تو تواریخ میں مذکور ہوتا اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھی دیکھتے حالانکہ ان کو خبر نہیں کہ ہندوستان میں بھی لوگوں نے دیکھا تھا اور اس وقت بداریوں کی سلطنت تھی اور بہار دارالسلطنت تھا دیکھو تاریخ فرشتہ اور خود خدا نے بھی اس (باقی آئندہ)

حضرت کی رسالت

وقف لازم

قیامت کے حالات

عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ

انسے کنارہ کش رہو۔ جسدن ایک بلانیوالا (اسرافیل) ایک اجنبی اور ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ تو قیامت سے

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِينَ

(آنکھیں نیچے کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے۔ گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) بلانے والے کی

إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ كَذَّبَتْ

طرف گردنیں بڑھائے دوڑتے جاتے ہونگے۔ کفار کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوح

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّ

کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ تو انھوں نے ہمارے (خاص) بندے (نوح) کو جھٹلایا۔ اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور

ازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَا

انکو جھڑکیاں بھی دی گئیں تو انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بار الٰہا) میں (انکے مقابلہ میں) کمزور ہوں تو

أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا

اب تو ہی (انسے) بدلہ لے۔ تو ہمنے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے۔ تو ایک

فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ

کام کے لئے جو مقدر ہو چکا تھا (دونوں) پانی مل (کر ایک ہو) گیا۔ اور ہم نے ایک کشتی پر جو تختوں اور کیلوں

أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝

سے تیار کی گئی تھی سوار کیا۔ اور وہ ہماری نگرانی میں چل رہی تھی (یہ) اس شخص (نوح) کا بدلہ لینے کے لئے

وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ

جس کو لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اسکو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے جو عبرت حاصل کرے تو (ان کو) میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

اور ڈرانا کیسا تھا، اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے

مِن مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝

جو نصیحت حاصل کرے عاد (کی قوم) نے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔

حضرت نوح کا ذکر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) سورہ میں اس واقعہ کو کس شد و مد سے تفصیلاً بیان کر دیا ہے اور شک و وسوا اس کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

قوم عاد کا ذکر

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

ہم نے ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے کی آندھی چلائی جو لوگوں کو

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ

(اپنی جگہ سے) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی۔ گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں تو (ان کو) میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن

اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا۔ تو کوئی ہے

مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا

جو نصیحت حاصل کرے (قوم) ثمود نے ڈرانے والے (پیغمبروں) کو جھٹلایا تو کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی کی

نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ

جو ہمیں میں سے ہو اسکی پیروی کریں ویسا کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ کیا ہم سب میں سے بس

عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ

اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا تعلی کرنے والا ہے ان کو عنقریب کل [1]

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون بڑا جھوٹا تکبر کرنیوالا ہے (اے صالح) ہم انکی آزمائش کے لئے

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۖ

اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ تو تم انکو دیکھتے رہو اور (تھوڑا) صبر کرو۔ اور انکو خبر کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

کر دی گئی ہے ہر (باری والے کو اپنی) باری پر حاضر ہونا چاہیے۔ تو ان لوگوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اسنے پکڑ کر

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

(اونٹنی کی) کوچیں کاٹ ڈالیں تو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا ہم نے ان پر ایک سخت چنگھاڑ (کا عذاب) بھیجدیا

وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

تو وہ باڑے [2] والے کے سوکھے ہوئے چورا چورا بھوسے کی طرح ہو گئے اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے

ع ۲ ۲ ۱ ۸

[1] چونکہ عنقریب ہی عذاب آنے والا تھا اس وجہ سے کل فرمایا جس طرح ہمارے محاورات میں بھی جلد ہو جانے والے کام کو آج کل میں ہونے والا بولتے ہیں [2] محتظر اس شخص کو کہتے ہیں جو جانوروں کے واسطے لکڑیوں کا ایک احاطہ کر لیتا ہے جس کو بارا کہتے ہیں اور اس میں جانوروں کے لئے گھاس وغیرہ کا انبار لگاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ لکڑیاں اور گھاس سڑ گل اور سوکھ کر چور چور ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں اسی کو ہشیم کہتے ہیں۔ خدا نے اس مطلب کو ایک مختصر لفظ میں بیان کر دیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہو کر چور چور ہو گئے۔ ۱۲

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ لوط کی قوم نے بھی ڈرانیوالوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی۔ مگر لوط کے لڑکے بالے کہ ہم نے ان کو اپنے فضل وکرم سے پچھلے ہی کو

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ

بچالیا۔ ہم شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ

اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ

سے ڈرایا بھی تھا۔ مگر ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا اور ان سے ان کے مہمان

عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

(فرشتے) کے بارے میں ناجائز مطلب کی خواہش کی تو ہمنے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں تو میرے عذاب اور ڈرانے کا

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَ

مزا چکھو۔ اور صبح سویرے ہی اُن پر عذاب آگیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا تھا تو میرے عذاب اور ڈرانے کے (پڑے)

نُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

مزے چکھو۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

حاصل کرے اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے (پیغمبر) آئے تو ان لوگوں نے ہماری کل نشانیوں

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ

کو جھٹلایا تو ہم نے انکو اس طرح سخت پکڑا جس طرح ایک زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے (اے اہل مکہ) کیا

اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ

ان لوگوں سے بھی تمہارے کفار بڑھ کر ہیں یا تمہارے واسطے (پہلی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے کیا یہ لوگ

جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

کہتے ہیں کہ ہم بہت قوی جماعت ہیں عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائیگی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ

قوم لوط کا قصہ

فرعون کا قصہ

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝۴۶

جائیں گے بات یہ ہے کہ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝۴۷ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي

(چیز) ہے بیشک گنہ گار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں اس روز یہ لوگ اپنے اپنے منہ کے بھل (جہنم

النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝۴۸ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ

کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) اب جہنم کی آگ کا مزا چکھو بیشک ہمنے ہر چیز ایک مقرر

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝۴۹ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ

انداز سے پیدا کی ہے اور ہمارا حکم تو بس آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے اور ہم تمھارے ہم

بِالْبَصَرِ ۝۵۰ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۵۱

مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے اور اگر یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝۵۲ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ

(ان کے) اعمال ناموں میں (درج) ہے (یعنے) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا

مُّسْتَطَرٌ ۝۵۳ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝۵۴ فِيْ مَقْعَدِ

ہے ۔ بے شک پرہیز گار لہ لوگ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں (یعنے) پسندیدہ مقام میں

صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۵۵ ع

ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے ۔

اٰيَاتُهَا ۷۸ (۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورہ لہ رحمٰن مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ

بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان

وقف لازم

لہ تفاسیر اہلبیت سے تصریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی اگرچہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اس کو نہیں لکھا ہے مگر قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے اور میں صفحہ ۸۲۵ میں القیانی جہنم کی تفسیر میں بیان کر چکا ہوں کہ بہشت و دوزخ کا اختیار حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کو دیا گیا ہے وہ جس کو چاہیں بہشت میں جگہ دیں اور جس کو چاہیں جہنم میں لے جائیں تو پھر ان صفات کا مستحق ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی وجہ سے علامہ علی نے اس آیت کو فضائل جناب امیرؑ میں لکھا ہے اور فضل بن روزبہان نے اگرچہ اور چند آیتوں سے انکار کیا ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا ہے ۱۲

لہ اس سورہ میں خدا کے احسانات پر تنبیہہ ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور انصاف کا حکم اہلبیت رسولؐ کی فضیلت خدا کے سوا ہر شئے فانی ہے جن و انس کا ہر چیز پر قادر نہ ہونا قیامت جہنم اور بہشت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

الْبَيَانَ ۝٤ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَ

کرنا سکھایا سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں اور بوٹیاں بیلیں اور

الشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧

درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں اور اسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو[1] (انصاف) کو قائم کیا

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

تاکہ تم لوگ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور

لَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠ فِيْهَا

تول کم نہ کرو اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لئے زمین بنائی، کہ اس میں

فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

میوے اور کھجور کے درخت ہیں جس کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں اور اناج جسکے ساتھ

وَالرَّيْحَانُ ۝١٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣ خَلَقَ

بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول تو اے گروہ جن و انس تم دونو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو نہ مانو گے اسی نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝١٤ وَخَلَقَ الْجَآنَّ

انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلہ سے

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝١٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٦

پیدا کیا تو اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت[2] سے مکرو گے وہی

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

جاڑے گرمی کے) دونوں مشرقوں[3] کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا (بھی) مالک ہے تو (اے جنو اور آدمیو)

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٨ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا

تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے اسی نے دو[4] دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں دو کے درمیان ایک حد

بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝٢٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢١

فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے تو اے جن و انس تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ان

[1] چونکہ ناپ تول کے معاملہ سے کوئی انسان خالی نہیں اس وجہ سے اس کو تاکیداً مکرر بیان کیا ہے اور بعض مفسرین نے میزان سے عدل و انصاف مراد لیا ہے۔ ۱۲

[2] جو نعمتیں خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں اُن کو مختلف پیرایہ سے اس سورہ میں بیان کیا ہے اس وجہ سے اس آیت کو بار بار ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

[3] اگرچہ علم ہیئت کے قاعدہ سے آفتاب اور ماہتاب کے طلوع و غروب کی جگہ روز بدلتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے بعض مقامات پر المشارق والمغارب بھی ہے مگر عرفاً طلوع و غروب کی دو ہی جگہ قرار دی جاتی ہیں۔ ایک جاڑے کی ایک گرمی کی اُسی کو ہم نے ترجمہ میں ذکر کر دیا ہے۔ مگر یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ آفتاب کے طلوع و غروب کے لحاظ سے مشرقین ہو اور ماہتاب کے لحاظ سے مغربین۔ ۱۲

[4] اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر علامہ ابن مردویہ نے ابن عباسؓ اور انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے دونوں دریا علیؓ و فاطمہؓ ہیں اور برزخ اللہ فاصل رسول اللہ ہیں اور موتی مونگے حسنؓ و حسینؓ ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

اہلبیتؑ کی فضیلت

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں تو اے جن و انس تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو نہ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾

مانو گے اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اُسی کے ہیں تو اے جن و انس تم اپنے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾

پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے جو مخلوق زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے اور صرف

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ

تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی تو تم دونوں اپنے مالک

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے اور جتنے لوگ سارے آسمان و زمین میں ہیں (سب) اُسی سے مانگتے

الْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے (ایک نہ ایک) کام [۱] میں ہے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

نعمت سے مکرو گے (اے دونوں گروہ) ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہونگے تو تم دونوں اپنے پالنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اے گروہ جن و انس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل (موت یا عذاب سے بھاگ) سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت اور غلبہ کے نکل ہی

فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

نہیں سکتے (حالانکہ) تم میں نہ قوت ہے (نہ غلبہ) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (گنہگار جنو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ

اور آدمیو جہنم میں) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو

[۱] اس سے یہودیوں کی بھی رد مقصود ہے جو کہتے تھے کہ خدا شنبہ کو کچھ کام نہیں کرتا اور معتزلہ کی بھی جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے بعض کو کل کام سپرد کر کے خود بیکار ہو گیا اور معطل بیٹھا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

خدا کے سوا ہر شے فانی ہے

وہ بیکار نہیں رہتا

وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

تم دونو (کسی طرح) روک نہیں سکوگے پھر تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے پھر

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ

جب آسمان پھٹ کر (قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا، تو تم دونو اپنے پروردگار کی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ

کن کن نعمتوں سے مکروگے تو اُس دن نہ تو کسی انسان سے اُسکے گناہ کے بارے میں پوچھا

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ

جائے گا [1] نہ کسی جن سے تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانوگے گناہگار لوگ تو

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

اپنے چہروں ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بٹے اور پاؤں پکڑ کے (جہنم میں ڈالدیئے)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ

جائیں گے آخر تم دونوں پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے (پھر اُن سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم

بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾

ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے تھے یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (بیقرار دوڑتے) چکر لگاتے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

پھریں گے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانوگے اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے

جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اُس کے لئے دو دو باغ ہیں تو تم دونو اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کروگے دونوں باغ (درختوں کی ٹہنیوں سے)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

ہرے بھرے (میووں سے لدے) ہوئے پھر تم دونو اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہونگے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾

تو تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکروگے ان دونوں باغوں میں سب میوے دو دو [2] قسم کے ہونگے

[1] یعنی نرمی سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا بلکہ جھڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کیوں کیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ ان کے چہروں ہی سے پتہ چل جائے گا پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

[2] دو دو قسمیں چند طرح سے ہو سکتی ہیں رنگ و بو مزہ۔ قد۔ خشک۔ تازہ وغیرہ یا اس لئے کہ انسان جدت پسند ہے اور ایک چیز چند بار کھانے سے اکتا جاتا ہے بہشت میں خدا اس کا بھی لحاظ رکھے گا کہ بندہ اکتائے بھی نہیں۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍ

تو تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے۔ یہ لوگ اُن فرشتوں پر جنکے استر اطلس کے ہونگے تکیے

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

لگائے بیٹھے ہونگے دونوں باغوں کے میوے (اس قدر) قریب ہونگے (کہ اگر چاہیں تو لگے ہوئے کھالیں)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانوگے اسمیں (پاکدامن) غیر کیطرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والی

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

عورتیں ہونگی لہ جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن نے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾

کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے (ایسی حسین) گویا وہ (مجسم) یاقوت و مونگے ہیں تو تم دونوں اپنے پروردگار

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ

کی کن کن نعمتوں سے مکروگے بھلا نیکی کا بدلہ لہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾

پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤگے۔ ان دونوں باغوں

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾

کے علاوہ دو باغ اور ہیں تم دونو اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کروگے،

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾

دونو نہایت گہرے سبز و شاداب تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو نہ مانوگے،

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے، تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس

تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

نعمت سے مکروگے، ان دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار تو تم

لہ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں شرم سے نیچی نگاہ کرنے والیاں۔ ۱۲

لہ مطلب یہ ہے کہ جو بندہ نیکی کرے گا بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اسے اچھا بدلہ نہ دیں اور بندوں کو تعلیم بھی مقصود ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم محسن کشی نہ کرو۔ ۱۲

بہشت کی مدح

احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔

بہشت کی حالت

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾

دونو اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان میں باغوں میں خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہوں گی

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی

تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے، وہ حوریں جو خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں پھر

الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ

تم دونو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے، ان سے پہلے

یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

ان کو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے، پھر تم دونو اپنے مالک کی کس کس

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ

نعمت سے مکرو گے۔ یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس و حسین مسندوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے

عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے (اے رسول) تمہارا پروردگار جو

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

صاحب جلال و کرامت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔

اٰیاتہا (۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ (۴۶) رکوعاتہا

سورہ واقعہ ۱؎ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾

جب قیامت برپا ہوگی (اور) اُسکے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (اسوقت لوگوں میں فرق ظاہر ہوگا کہ)

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ

کسی کو پست کرے گی۔ کسی کو بلند جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی اور

۱؎ اس سورہ میں قیامت کا حال لوگوں کی تین قسمیں، سابقین اور ان کے تین درجے اصحاب یمین اور ان کے مدارج اصحاب شمال اور اُن کی حالت انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت قرآن کو پاک ہی لوگ چھوئیں موت پر کسی کا اختیار نہیں ان باتوں کی تصدیق وغیرہ مذکور ہیں۔

۱۲-۱۳-۱۳-۱۲

وقف لازم

بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝ وَّكُنْتُمْ

پہاڑ (ٹکرا کر) بالکل چور چور ہو جائیں گے پھر ذرے بکھر اڑنے لگیں گے اور تم لوگ تین قسم

اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝

ہو جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والے (واہ) داہنے ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ

اور بائیں ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں اور جو آگے بڑھ

السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

جانے والے ہیں واہ کیا کہنا وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ خدا کے مقرب ہیں آرام و آسائش کے باغوں میں

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ

بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے سونے کے

مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے نوجوان لڑکے جو (بہشت میں) ہمیشہ (لڑکے

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ

ہی بنے) رہیں گے (شربت وغیرہ کے) ساغر اور چمکدار ٹونٹی دار کنستر اور شفاف شراب کے جام لئے ہوئے اُن کے پاس چکر لگاتے

مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ

ہونگے جس (کے پینے) سے نہ تو اُنکو (خمار سے) دردسر ہوگا اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہونگے اور جس قسم کے

مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ

میوے پسند کریں اور جس قسم کے پرند کا گوشت اُن کا جی چاہے (سب موجود ہے) اور بڑی بڑی

عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا

آنکھوں والی حوریں جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی یہ بدلا ہے اُن کے (نیک) اعمال

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝

کا۔ وہاں نہ تو بیہودہ بات سُنیں گے اور نہ گناہ کی بات (فحش) بس اُن

لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی۔

سابقین اور انکے درجے

ل علامہ ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ سابقین تین ہیں یوشع بن نون موسیٰؑ کی آل یٰسین اور علی بن ابی طالبؓ اور دوسری روایت میں یوشع بن نون کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے اور آخر میں ہے کہ علی بن ابی طالبؓ ان سب میں افضل ہیں، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر، اور اس کو امام فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے۔ ۱۲

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

کا کلام سلام ہی سلام ہوگا ، اور داہنے ہاتھ والے (واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا

الْيَمِيْنِ ۙ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ

ہے بے کانٹے کی بیریوں اور لدے گتھے ہوئے کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں

مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ﴿۳۲﴾ لَّا

اور جھرنے کے پانی اور انواروں میووں میں ہوں گے جو نہ

مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۙ﴿۳۴﴾ اِنَّآ

کبھی ختم ہونگے اور نہ انکی کوئی روک ٹوک اور اونچے اونچے (نرم گبھوں کے) فرشوں میں مزے

اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ﴿۳۷﴾

کرتے ہونگے (انکو وہ حوریں ملینگی جنکو ہمنے نئی پیدا کیا ہے) ہمنا نہیں کنواریاں پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا (یہ سب

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ

سامان) داہنے ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والوں کے واسطے ہے (انمیں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے اور بہت سے

الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؕ﴿۴۱﴾ فِيْ

پچھلے لوگوں میں سے اور بائیں ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں)

سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۙ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا

ہیں (دوزخ کی) لوں اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہونگے جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ خوش

كَرِيْمٍ ۙ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۚ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا

آیند یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) خوب عیش اڑا چکے تھے اور بڑے گناہ (شرک)

يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ

پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مرجائیں گے

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴۷﴾

اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے تو کیا ہمیں یا ہمارے اگلے باپ دادا ؤں

اصحاب یمین اور انکے درجے

اصحاب شمال اور انکی حالت

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

کو پھر اُٹھنا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے سب کے سب روز معین

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا

کی میعاد پر ضرور اکٹھے کئے جائیں گے پھر تم کو بیشک اے گمراہو

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

جھٹلانے والو یقیناً (جہنم میں) تھوہر کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو تم

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

لوگوں کو اسی سے (اپنا) پیٹ بھرنا ہوگا پھر اُسکے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

اور پیوگے بھی تو پیاسے [1] اُونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا قیامت کے دن یہی اُن کی مہمانی

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا

ہوگی تم لوگونکو (پہلی بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے تو

تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ

جس نطفہ کو تم (عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے

قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ

ہیں ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے ایسے اور

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ

لوگ بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے اور تم نے پہلی پیدائش

عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا

تو سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم

تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾

لوگ بوتے ہو کیا تم لوگ اُسے [2] اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں اگر ہم چاہتے تو اُسے

[1] بعضوں نے ہیم کے معنی ایک بیماری کے کئے ہیں جو استسقا کے مشابہ ہوتی ہے اور اُس میں پیاس نہیں بجھتی اور بعضوں نے اس کے معنی ریت کے لئے ہیں کہ اس پر جتنا پانی گرا جذب ہو گیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

[2] معنی سے آدمی اور بیج سے درخت بنانے میں بھی اپنی قدرت کا اظہار اور قیامت کا اثبات مقصود ہے کیونکہ جو ایسا قادر ہے اسے آدمی کا دوبارہ پیدا کر دینا کیونکر مشکل ہوگا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا

چورچور کر دیتے تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ (ہائے) ہم تو (مفت)

لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ

تاوان میں پھنسے (نہیں) ہم تو بدنصیب ہیں ہی تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر

تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾

ڈالی جو (دن رات) پیتے ہو کیا اس کو بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ

اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے تو کیا تم نے آگ

الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾

پر بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی ۱؎ سے نکالتے ہو کیا اسکے درخت کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرتے ہیں

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ

ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاد دہانی مسافروں کے نفع کے واسطے پیدا کیا تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

پروردگار کی تسبیح کرو تو میں تاروں کے ۲؎ منازل کی قسم کھاتا ہوں

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾

اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی ۳؎ قسم ہے کہ بیشک بڑے رتبہ کا قرآن ہے جو کتاب (لوح) محفوظ

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

میں (لکھا ہوا) ہے اس کو بس وہی لوگ ۴؎ چھوتے ہیں جو پاک ہیں سارے جہان کے

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ

پروردگار کی طرف سے (محمدؐ) پر نازل ہوا ہے تو کیا تم لوگ اس کلام سے

مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

انکار کرتے ہو اور تم نے ۵؎ اپنی روزی یہ قرار دے لی ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے ہو۔

خدا کی قسم بڑی ہے

۱؎ اس سے یا تو عموماً ہر درخت مراد ہے یا عرب کے دو درخت مرخ اور عفار جن کی ہری ڈالیوں کو رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے۔ ۱۲

۲؎ بعض لوگوں نے نجوم سے شہاب اور مواقع سے اس کا ٹوٹنا مراد لیا ہے۔ ۱۲

۳؎ یوں تو خدا کی ہر قسم بڑی ہے مگر اس کے بڑی ہونے کی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ خدا کے خاص بندوں کی عبادت اور اس کی رحمت اور خوشنودی کے نازل ہونے کا وقت ہے۔ جس میں اس کے سچے بندے اس سے تخلیہ میں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ ۱۲

۴؎ یہ اگرچہ بظاہر خبر اور بیان واقعہ ہے مگر حقیقتاً یہ ایک حکم ہے کہ پاک لوگوں کے سوا کوئی قرآن کے حرفوں کو نہ چھوئے یعنی بغیر وضو یا غسل کے حرفوں کا چھونا حرام ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

قرآن کو پاک کے سوا کوئی نہ چھوئے

۵؎ اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنی روزی کا یہی شکریہ ادا کرتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو مگر اس صورت میں رزق کا مضاف محذوف ماننا پڑے گا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾

تو کیا جب جان گلے تک آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت) پڑے دیکھا کرتے ہو

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اور ہم (اُس مرنیوالے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں دیتا تو

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ

اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر (اپنے دعوے میں) تم سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾

دیتے پس اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے تو (اُسکے لئے)

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

آرام و آسائش ہے اور خوشبو دار پھول اور نعمت کے باغ اور اگر وہ داہنے

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾

ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائیگا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ

اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو (اُس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ہے اور جہنم میں داخل کر دینا بے شک یہ (خبر) یقیناً

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

صحیح ہے تو (اے رسولؐ) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

موت پر کسی کا اختیار نہیں

۵۷ اس سورہ میں خدا نے ہر شے سے خدا کی تسبیح۔ خدا کے صفات۔ تم چاہے کہیں مگر خدا ہر ساتھ ہے خدا و رسول پر ایمان لاؤ۔ صدقات اور شہداء۔ دُنیا صرف کھیل تماشا ہے۔ ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا تھا۔ گذشتہ چیزوں پر افسوس نہ کرو ذوالفقار کا ذکر۔ حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ و عیسےٰؑ کی مدح و رہبانیت کی مذمت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۲۲ (۲۷)

اٰیاتھا ۲۹ | (۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۴) | رکوعاتھا ۴

سورہ حدید ۵۷ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اُنتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خدا کے صفات

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جو جو چیز سارے آسمان و زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ

حکمت والا ہے سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ

اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے اور (اپنی قدرتوں سے)

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ

سب پر ظاہر اور (نگاہوں سے) پوشیدہ[1] اور وہی سب چیزوں کو جانتا ہے وہ وہی

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

تو ہے جس نے سارے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کئے پھر عرش (کے بنانے)

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ

پر آمادہ ہوا جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اُس سے نکلتی ہے

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ

اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو اس کی طرف چڑھتی

فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہے (سب) اُس کو معلوم ہے اور تم (چاہے) جہاں کہیں رہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو

بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى

کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُسے دیکھ رہا ہے سارے آسمان و زمین کی بادشاہی خاص اُسی کی ہے اور خدا ہی

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ

کی طرف کل امور کی رجوع ہوتی ہے وہی رات کو گھٹا کر دن میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور دن کو

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور دلوں کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے (لوگو)

[1] خدا کے ظاہر و باطن دو متخالف صفتوں سے موصوف ہونے میں ظاہر شبہہ ہو سکتا ہے مگر ایک ذرا غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ذات کا کوئی تصور و خیال کر ہی نہیں سکتا باقی رہے صفات ذاتی تو وہ بھی عین ذات ہونے کی وجہ سے کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتے اسی کو کسی اگلے شاعر نے نظم کیا ہے۔ ؎ ہر بر تر از خیال و قیاس و گمان و وہم وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم پھر آخر اُسکا تصور ہوتا کیونکر تو اب اس کے سوا کوئی صورت ہی نہیں کہ اُس کے آثار قدرت پر نظر کریں اُسکی ذات کی طرف جو باتیں نسبت دیجاتی ہیں اس کا خیال کرے خلاصہ یہ ہوا کہ وہ اپنی ذات اور ذاتی صفات کی حیثیت سے پوشیدہ اور آثار قدرت اور نسبتوں کی حیثیت سے ظاہر ہے۔ اسی کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے۔ ۱۲

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ

خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اُس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے ۱؎

فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہے اُن کیلئے

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ

بڑا اجر ہے اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو حالانکہ رسول تمھیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار

لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو (یقین کرو کہ) خدا تم سے (اس کا) اقرار لے چکا ۲؎

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

وہی تو ہے جو (اپنے بندے (محمدؐ) پر واضح و روشن آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم لوگوں

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ

کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور بیشک خدا تم پر بڑا مہربان

رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ

نہایت رحم والا ہے اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ

و زمین کا مالک و وارث خدا ہی ہے تم میں سے جس شخص نے فتح (مکہ) کے پہلے (اپنا مال) خرچ کیا

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

اور جہاد کیا (اور جس نے بعد میں کیا) وہ برابر نہیں ان کا درجہ اُن لوگوں سے کہیں ۳؎ بڑھ کر ہے جنھوں

الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور (یوں تو) خدا نے نیکی اور ثواب کا وعدہ تو سب سے کیا ہے

الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے کون ایسا ہے جو خدا کو خالص

ع ۱۰

۱؎ کیونکہ جب چیزوں کا اصلی مالک وہی ہے تو اب جو شخص بھی کسی چیز پر تصرف کریگا وہ اُسکا نائب ہوا اسی کی طرف حدیث قدسی میں اشارہ ہے کہ مال تو میرا مال ہے اور مالدار میرے وکیل ہیں اور محتاج میرے عیال ہیں تو اگر میرا وکیل میرے عیال کو خرچ نہ دیگا تو میں اُسے جہنم میں داخل کرونگا اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کرونگا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چیزیں تو وہی ہیں جن پر تمھارے اگلے قابض تھے تم البتہ نئے ہوئے تو اب تمھارا تصرف بحیثیت نیابت ہوا نہ اصلی طور پر۔

۲؎ اس سے یا تو عہد الست کی طرف اشارہ ہے جو خدا نے روحوں سے اپنی وحدانیت وغیرہ کا اقرار لیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ تم کو عقل دی تمیز دی اپنی قدرت کے آثار دکھلائے اس پر بھی اکتفا نہیں کیا پیغمبروں کو رہنمائی کے لئے بھیجا تو پھر کوئی حجت باقی نہ رہی اور گویا اقرار لے چکا۔۱۲

۳؎ بالکل واضح ہے کیونکہ فتح مکہ کے قبل مسلمان جس کش مکش اور مصیبت میں تھے وہ ظاہر ہے پھر ایسی حالت میں اگر کوئی اپنی جان اور مال سے دریغ نہ کرے اس کے برابر بعد والا کیونکر ہو سکتا ہے۱۲

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ

نیت سے قرض ۱؎ حسنہ دے تو خدا اُسکے لئے (اجر کو) دونا کردے اور اسکے لئے بہت معزز صلہ

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

(جنت) تو ہے ہی جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ۲؎

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا، تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے اُس دن منافق مرد

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے ایک نظر (شفقت) ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کریں تو (اُن سے) کہا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے (دُنیا میں) لوٹ

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ

جاؤ اور (وہیں) کسی اور نور کی تلاش کرو پھر اُن کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

جس میں ایک دروازہ ہوگا (اور) اسکے اندر کی جانب تو رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب۔ تو منافقین مومنین سے پکار کر کہیں گے

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ

(کیوں بھائی) کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے مومنین کہیں گے تھے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو بلا

فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

میں ڈالا اور (ہمارے حق میں گردشوں کے) منتظر رہے اور (دین میں) شک کیا کئے اور تمہیں (تمہاری تمناؤں

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آپہنچا اور ایک بڑے دغاباز (شیطان) نے خدا کے بارے میں

۱؎ اُس کا مطلب یہ ہے کہ خالص نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے اور چونکہ اس کا عوض فوراً نہیں ملتا بلکہ آخرت میں ملیگا اس وجہ سے قرض کہا گیا۔ ۱۲

۲؎ ہر مومن کا نور اس کے ایمان کے موافق ہوگا حتیٰ کہ بعض مومنوں کے نور کی بابت ایک حدیث میں ہے کہ وہ پل صراط سے مثل برق کے گذر جائیں گے اس پر بھی جہنم سے آواز آئے گی تو جلدی سے گزر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہے۔ ۱۲

قیامت میں مومنین و منافقین کا مکالمہ

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ

تم کو فریب دیا تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تم سب کا

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ

ٹھکانا (بس) جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے اور (کیا)

الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

بُری جگہ ہے کیا ایمانداروں کے لئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد اور

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

قرآن کے لئے جو (خدا کی طرف سے) نازل ہوا ہے انکے دل نرم ہوں اور وہ ان لوگوں کے سے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب (توریت و انجیل) دی گئی تھی تو (جب) ایک زمانہ دراز گذر گیا

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

تو اُن کے دل سخت ہو گئے [1] اور انمیں سے بہتیرے بدکار ہیں جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اُسکے مرنے

يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ

(افتادہ ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے ہم نے تم سے اپنی (قدرت کی) نشانیاں کھول کھول کر

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ

بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو بیشک خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور

وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ

(جو لوگ) خدا کو نیت خالص سے قرض دیتے ہیں اُنکو دوگنا (اجر) دیا جائیگا اور اُن کا بہت معزز صلہ

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ

(جنت) تو ہے ہی اور جو لوگ خدا اور اُسکے رسولوں پر ایمان لائے یہی لوگ اپنے پروردگار کے

هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

نزدیک صدیقوں [2] اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے ان کیلئے انہی (صدیقوں اور شہیدوں) کا

[1] کہ ہر شخص نے اپنے مطلب کی باتیں خدا کی کتاب میں رہنے دیں اور جس میں ذرا سی تکلیف تھی نکال دی اور آخر میں اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کے اکہتر اور نصرانیوں کے بہتر فرقے ہو گئے اور یہ امت بھی اس خرابی سے نہ بچی اور اس کے خدا جانے کتنے فرقے ہو گئے اگرچہ مشہور تو تہتر ہیں مگر اُن کی شاخیں سینکڑوں ہیں ۱۲

[2] امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی اسی بنا پر خود حضرت نے منبر پر فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور علامہ سیوطی نے حضرت کی مدح میں روایت کی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی رسول اللہ سے مصافحہ کریں گے اور آپ ہی صدیق اکبر اور اس امت کے فاروق ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

صدیقین اور شہداء کون ہیں

أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اجر اور اُنہی کا نور ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنمی

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

ہیں جان رکھو کہ دُنیاوی زندگی محض کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت

لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

(و آرائش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد کی ایک

الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ

دوسرے سے زیادہ خواہش ہے (دُنیاوی زندگی کی مثال تو) بارش کی سی مثال ہے جس کی پیداوار

نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ

کسانوں کی کھیتی (لہلہاتی اور) اُنکو خوش کر دیتی ہے پھر سوکھ جاتی ہے تو تُو اُس کو دیکھتا ہے کہ زرد ہو جاتی ہے

حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۙ وَمَغْفِرَةٌ

پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کفار کے لئے) سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لئے)

مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی اور دنیاوی زندگی تو بس فریب کا سازو سامان ہے

الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

تم اپنے پروردگار کے سبب) بخشش کی اور بہشت کی طرف لپک کے آگے بڑھ جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۙ أُعِدَّتْ

جس کا عرض [1] آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے

لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ

تیار کی گئی ہے جو خدا پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ خدا کا فضل ہے۔

يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾

جسے چاہے عطا کرے اور خدا کا فضل (و کرم) تو بہت بڑا ہے۔

دنیا صرف کھیل تماشا ہے

[1] جس کی چوڑائی سارے آسمان زمین کے برابر ہے پھر بھلا اس کی لمبائی کتنی ہوگی۔ اس کو اللہ ہی جانے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

جتنی مصیبتیں روئے زمین پر اور خود تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب)

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ

قبل اس کے کہ ہم اُنھیں پیدا کریں کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہیں بیشک یہ

يَسِيْرٌ ۝۲۲ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ

خدا پر آسان ہے تاکہ جب کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اُس کا رنج نہ کیا کرو

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝۲۳ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ

اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دے تو اس پر نہ اترایا کرو اور خدا کسی اترانے والے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا جو

يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو شخص (ان باتوں سے) روگردانی کرے تو

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۴ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا

خدا بھی بے پروا لائق حمد و ثنا ہے ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے دے کر بھیجا اور

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ

ان کے ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور

اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ

ہم ہی نے لوہے [1] کو نازل کیا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائی اور لوگوں کے بہت سے نفع (کی باتیں)

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ہیں اور تاکہ خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اُس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے بیشک خدا بہت

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۲۵ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا

زبردست غالب ہے اور بیشک ہم ہی نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی

فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور انھیں

[1] اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد تلوار ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سی تلوار ہے جسے خدا نے نازل کیا اور کس کو دیا تو اب ذوالفقار کے سوا کوئی دوسری تلوار اس کا مصداق نہیں ٹھہرتی کیونکہ ذوالفقار ہی جنگ احد میں حضرت علیؑ ہی کے واسطے نازل ہوئی اور اسی کی مدح میں جبرئیلؑ نے لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی ندا بلند کی تھی اور میں جنگ احد کے ذکر میں بحوالہ طبری نقل کر چکا ہوں اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو اہلبیتؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت ذوالفقار ہی کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

ہر واقعہ قبل خلقت کی ہوا تھا

محمد شدہ چیز پیدا کرنا فعل عبث ہے

حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ کی مدح

فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا

کے بہتیرے بدکار ہیں پھر اُن کے پیچھے ہی ان کے قدم بہ قدم اپنے اور پیغمبر بھیجے اور اُنکے پیچھے

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ

مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ

پیروی کی اُن کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (للہ) سے

ِ۟ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

کنارہ کشی، ان لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی تھی ہمنے اُنکو اسکا حکم نہیں دیا تھا مگر (ان لوگوں

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ

نے) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے (خود ایجاد کیا) تو اُسکو بھی جیسا نباہنا چاہیئے تھا نہ نباہ سکے

اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

تو جو لوگ انمیں سے ایمان لائے اُنکو ہمنے انکا اجر دیا اور انمیں بہتیرے بدکار ہی ہیں اے ایمان دارو خدا سے ڈرو اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ

اُس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دو حصے اجر عطا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

فرمائے گا اور تم کو ایسا نور عنایت فرمائیگا جس کی (روشنی) میں تم چلوگے اور تمکو بخشش بھی دیگا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا

اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (یہ اس لئے کہا جاتا ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ یہ مومنین

يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ

خدا کے فضل (و کرم) پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل

بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جسکو چاہے عطا فرمائے اور خدا تو بڑے فضل (و کرم) کا مالک ہے۔

رہبانیت کی مذمت

ع ۳ (۳۰)